احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 5 جولائی 2002ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

جمعہ 5 جولائی 2002ء 23 ربیع الثانی 1423 ہجری - 5 وفا 1381 ہش جلد 52-87 150

اللہ کے عزیز

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

لوگوں میں سے اللہ کے بھی عزیز ہوتے ہیں- پوچھا گیا اس سے کون لوگ مراد ہیں- فرمایا: قرآن والے اللہ کے عزیز اور اس کے خاص بندے ہیں-

(سنن ابن ماجہ المقدمہ- باب فضل من تعلم القرآن حدیث نمبر 211)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن شریف کو پڑھو اور خدا سے کبھی ناامید نہ ہو- مومن خدا سے کبھی مایوس نہیں ہوتا- یہ کافروں کی عادت میں داخل ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے مایوس ہو جاتے ہیں- ہمارا خدا عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر خدا ہے- قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھو اور نمازوں کو سنوار سنوار کر پڑھو اور اس کا مطلب بھی سمجھو- اپنی زبان میں بھی دعائیں کر لو- قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو نماز کو اسی طرح پڑھو جس طرح رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے- البتہ اپنی حاجتوں اور مطالب کو مسنون اذکار کے بعد اپنی زبان میں بیشک ادا کرو اور خدا تعالیٰ سے مانگو- اس میں کوئی حرج نہیں ہے-(-)

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے شروع ہی میں دعا سکھائی ہے اور اس کے ساتھ ہی دعا کے آداب بتا دیئے ہیں- سورۃ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا لازمی ہے اور یہ دعا ہی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اصل دعا نماز ہی میں ہوتی ہے-(-) دعا سے پہلے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جاوے- جس سے اللہ تعالیٰ کے لئے روح میں ایک جوش اور محبت پیدا ہو اس لئے فرمایا-(-) سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں-(-) سب کو پیدا کرنے والا اور پالنے والا-(-) جو بلا عمل اور بن مانگے دینے والا ہے-(-) پھر عمل پر بھی بدلہ دیتا ہے- اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی دیتا ہے-(-) ہر بدلہ اسی کے ہاتھ میں ہے- نیکی بدی سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے- پورا اور کامل موحد تب ہی ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کو مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْن تسلیم کرتا ہے- دیکھو حکام کے سامنے جا کر ان کو سب کچھ تسلیم کر لینا یہ گناہ ہے اور اس سے شرک لازم آتا ہے اس لحاظ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حاکم بنایا ہے- ان کی اطاعت ضروری ہے مگر ان کو خدا ہرگز نہ بناؤ- انسان کا حق انسان کو اور خدا تعالیٰ کا حق خدا تعالیٰ کو دو- پھر یہ کہو(-) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں-(-) ہم کو سیدھی راہ دکھا- یعنی ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کئے اور وہ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کا گروہ ہے- اس دعا میں ان تمام گروہوں کے فضل اور انعام کو مانگا گیا ہے- ان لوگوں کی راہ سے بچا، جن پر تیرا غضب ہوا اور جو گمراہ ہوئے- غرض یہ مختصر طور پر سورۃ فاتحہ کا ترجمہ ہے- اسی طرح پر سمجھ سمجھ کر ساری نماز کا ترجمہ پڑھ لو اور پھر اسی مطلب کو سمجھ کر نماز پڑھو- طرح طرح کے حرف رٹ لینے سے کچھ فائدہ نہیں- یہ یقیناً سمجھو کہ آدمی میں سچی توحید آ ہی نہیں سکتی، جب تک وہ نماز کو طوطے کی طرح پڑھتا ہے- روح پر وہ اثر نہیں پڑتا اور ٹھوکر نہیں لگتی جو اس کو کمال کے درجہ تک پہنچاتی ہے- عقیدہ بھی یہی رکھو کہ خدا تعالیٰ کا کوئی ثانی اور ند نہیں ہے اور اپنے عمل سے بھی یہی ثابت کر کے دکھاؤ-

(ملفوظات جلد دوم ص 191)

واقفین نو/والدین/سیکرٹریان

متوجہ ہوں

✪ ایسے تمام واقفین نو (لڑکے) جو امسال دسویں جماعت کے طالب علم ہیں سے گزارش ہے کہ وہ مورخہ 12، 13 اور 14 جولائی 2002ء کو مرکز سلسلہ ربوہ پہنچ جائیں اور وکالت وقف نو سے رابطہ کریں- نیز والدین اور سیکرٹریان سے گزارش ہے کہ ان واقفین نو لڑکوں کو ان تاریخوں میں ربوہ پہنچانے کا انتظام کریں-

(وکالت وقف نو)

نصاب سہ ماہی سوم

(جولائی تا ستمبر 2002)

✪ 1- ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر 25 نصف آخر

2- کتاب "کشتی نوح" از حضرت مسیح موعود

3- کتاب "جماعت احمدیہ کے فرائض اور ذمہ داریاں" از حضرت مصلح موعود

(قیادت تعلیم- مجلس انصار اللہ پاکستان)

اعلان داخلہ

برائے کلاس فرسٹ ائیر

✪ فیصل آباد بورڈ کے اعلان کردہ شیڈیول کے مطابق نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں F.Sc پری میڈیکل، پری انجینئرنگ، ICS اور جنرل سائنس گروپ میں درج ذیل Combinations

(i)Math, Stat , Physics

(ii)Math, Stat ,Economics

(iii)Stat , Economics Computer

کے ساتھ داخلہ کیلئے درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ 25 جولائی 2002ء ہے- داخلہ فارم اور پراسپکٹس دفتری اوقات میں انٹر کالج آفس سے حاصل کئے جا سکتے ہیں- نیز داخلہ فارم کے ساتھ درج ذیل Documents منسلک کریں-

1- دو عدد حالیہ کلرڈ فوٹو گراف 2- سند یا رزلٹ کارڈ کی مصدقہ نقل 3-1 چھے چال چلن کا سرٹیفکیٹ 4- فیصل آباد بورڈ کے علاوہ دوسرے بورڈز سے آنے والے طلباء N.O.C بھی منسلک کریں گے- 5- والد یا سرپرست کے شناختی کارڈ کی مصدقہ نقل-

انٹری ٹیسٹ وانٹرویو کیلئے شیڈیول درج ذیل ہوگا- انٹری ٹیسٹ Maths 30 جولائی بوقت صبح 9-00 بجے

باقی صفحہ 7 پر

انفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں کیلئے دینی راہنمائی

بشاشت قلب، احسان جتائے بغیر بہترین مال خرچ کرنا چاہئے

مالی قربانی کرنے والے احباب کیلئے حضرت مصلح موعود کی تین بنیادی نصائح

حضرت مصلح موعود سورۃ بقرہ آیت 246 کی تفسیر فرماتے ہوئے احباب جماعت کو نصیحت فرماتے ہیں:-

ترجمہ: کیا کوئی ہے جو اللہ کو (اپنے مال کا) ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر دے- تا کہ وہ اسے اس کیلئے بہت بہت بڑھائے- اور اللہ تعالیٰ (کی یہ بھی سنت ہے کہ وہ بندہ کا مال) لیتا ہے اور بڑھاتا ہے اور (آخر) تمہیں اسی کی طرف لوٹایا جائے گا-

تفسیر:- اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ تم میں کون ہے جو اپنے مال کا ایک عمدہ حصہ کاٹ کر خدا تعالیٰ کو دیدے تا کہ وہ اسے خود دینے والے کے فائدہ کیلئے بڑھائے اور اسے ترقی دیتا چلا جائے- اس آیت میں نہایت لطیف پیرایہ میں مومنوں کو خدا تعالیٰ کے لئے اپنے اموال خرچ کرنے کی نصیحت کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اول تو ہم تم سے سارا مال نہیں مانگتے بلکہ مال کا صرف ایک حصہ مانگتے ہیں- اور پھر مانگتے بھی اس لئے ہیں کہ تم ایک روپیہ دو تو تمہیں اس کا دس گنا اجر دیا جائے گا- خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا حاصل کرنے کا اس سے زیادہ سہل اور آسان طریق اور کیا ہو سکتا ہے-

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ انسان جب خدا تعالیٰ کیلئے اپنا مال خرچ کرے تو اسے تین باتیں خاص طور پر ملحوظ رکھنی چاہئیں-

☆ اول اس کے دل میں صدقہ اور خیرات کرتے وقت کوئی انقباض پیدا نہ ہو- بلکہ وہ پوری بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ اس میں حصہ ڈالے-

☆ دوم جسے کوئی چیز دی جائے اس پر احسان نہ جتایا جائے اور نہ اس کے نتیجہ میں اس پر کوئی ناواجب بوجھ ڈالا جائے- بلکہ یہ سمجھا جائے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے توفیق دے کر درحقیقت مجھ پر احسان کیا ہے-

☆ سوم جو چیز دی جائے وہ اپنے مال کا بہترین حصہ ہو- یہ تینوں امور مندرجہ ذیل آیتوں سے مستنبط ہوتے ہیں- اللہ تعالیٰ منافقوں کے متعلق فرماتا ہے (توبہ آیت 54) وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں کراہت اور ناپسندیدگی کے ساتھ اپنے مال خرچ کرتے ہیں- اسی طرح فرماتا ہے- (بقرہ آیت 263) مومن وہ ہیں جو اپنے مالوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے بعد نہ تو کسی رنگ میں دوسروں پر احسان جتلاتے ہیں اور نہ انہیں کسی قسم کی تکلیف دیتے ہیں- پھر فرماتا ہے- (آل عمران آیت 93) تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے- جب تک کہ تم اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے خرچ نہ کرو-

پس یقرض اللہ قرضا حسنا کا مطلب یہ ہے کہ کیا تم میں سے کوئی ہے جو اپنے مال کا اچھے سے اچھا ٹکڑا الگ کر کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے جس کے دیتے وقت نہ تو اس کے دل میں انقباض پیدا ہو اور نہ اس کے بعد وہ دوسروں پر احسان جتلائے یا ان کیلئے کسی قسم کی تکلیف کا موجب بنے- اور یقیناً یاد رکھو کہ جو لوگ ایسا کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں اس نیکی کا بہتر سے بہتر اجر عنایت فرمائے گا- اور ان کا ایک ایک عمل ان کے لئے ہزاروں گنا برکات کا موجب ہوگا-

یقرض اللہ قرضا حسنا بظاہر تو ایک سوال ہے مگر اس کی غرض لوگوں کو تحریص اور ترغیب دلانا ہے- اور مطلب یہ ہے کہ کیا کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنا مال خرچ کرے اور خدا تعالیٰ اس کے مال کو بڑھائے اور اسے اپنے قرب میں جگہ دے-

اس آیت کے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کے بندوں کو قرض حسنہ دیا کرو- یعنی اس کے بندوں سے حسن سلوک کرو اور جو غریب ہیں ان کی مدد کرو- کیونکہ اللہ تعالیٰ کو تو کسی نے نہیں دینا بندوں ہی کو دینا ہوتا ہے- بعض دفعہ بندوں کو دینے کا نام بھی خدا تعالیٰ کو دینا رکھا جاتا ہے- جیسے حدیثوں میں آتا ہے کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ بعض لوگوں سے کہے گا کہ اے ابن آدم میں بیمار ہوا لیکن تو نے میری عیادت نہ کی- میں بھوکا رہا اور میں نے کھانا بھی مانگا مگر تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا میں پیاسا رہا اور تجھ سے پانی بھی مانگا مگر تو نے مجھے پانی نہ پلایا- اس کے بعد حدیث میں آتا ہے کہ بندہ خدا تعالیٰ سے پوچھے گا کہ اے اللہ! تو کب بیمار ہوا- کہ میں نے تیری عیادت نہ کی- تو نے کب مجھ سے پانی مانگا کہ میں نے تجھے پانی نہ پلایا- تو نے کب مجھ سے کھانا مانگا کہ میں نے تجھے نہ کھلایا- اس پر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا مگر تو نے اس کی بیمار پرسی نہ کی میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے اسے کھانا نہ کھلایا- میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی مانگا مگر تو نے اسے پانی نہ پلایا-

(مسلم جلد 2 کتاب البر و الصلة والآداب باب فی فضل عیادة المریض)

پس خدا تعالیٰ کو قرض دینے کا ایک یہ بھی مفہوم ہے کہ اس کے بندوں سے نیک سلوک کیا جائے اور ان کی مالی پریشانیوں کو دور کرنے میں حصہ لیا جائے-

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت المصلح الموعود کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماتے رہے اور اپنے فضل سے ہمیں مغفرت، رزق کریم اور اپنی رضا سے نوازتا رہے- آمین

(قائد مال انصار اللہ پاکستان)

ایم ٹی اے کا اجراء

خدا کے فضل سے آیا پھر ایک دورِ سعید
فضا میں گونج رہا ہے ترانۂ توحید
اسی کے فیض کا ادنیٰ سا یہ کرشمہ ہے
کہ جس کی عالمِ امکاں میں دید تھی نہ شنید
زمانہ دیکھ رہا ہے بشوق "ایم ٹی اے"
خدا کرے کہ یہ ابلاغ کی بنے تمہید
خدا نے اپنے کرم سے یہ انتظام کیا
کہ اہمیت تھی بہت اور ضرورت اس کی شدید
ہوئے بلند فضاؤں میں احمدی پرچم
جہاں کو غلبۂ دیں کی سنا رہے ہیں نوید
جو چاہے کھول لے پیغام حق کا دروازہ
ہر احمدی کو عطا کی گئی اک ایسی کلید
جو قادیان سے آواز حق بلند ہوئی
تو آسماں سے بھی اس قول کی ہوئی تائید
ہوا کے دوش پہ پہنچی یہ سارے عالم میں
بغور سنتے ہیں دانشورانِ دور جدید
کرے گا نرم دلوں کو یہ آشتی کا پیام
بنیں گے موم یقیناً وہ سنگ ہوں کہ حدید
"پیام امن کو پہنچاؤ گوشے گوشے میں"
امام وقت کا یہ حکم ہے یہی تاکید
امام وقت سے خالی رہا نہ کوئی زماں
یہی ہے حرفِ حقیقت یہی ہے قول سدید
یہ دور مہدی آخر زماں کا ہے لاریب
گواہ اس کے ہیں ارض و سماء مہ و خورشید
زمانہ احمدیت سے بھی ہو گیا مانوس
نہ کام آئی فقیہانِ دہر کی تردید
ہے اس نظام سے وابستہ غلبۂ توحید
کہ ہے قیام خلافت ظہور حق کی نوید
خدا کرے کہ یہ دنیا بنے بہشت نظیر
مری دعاؤں کی سب احمدی کریں تائید
سلیم منتظرِ رحمت خدا ہوں میں
اسی کے فضل سے وابستہ ہے مری امید

سلیم شاہ جہانپوری

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

قرآن مجید ایک بے عیب اور مکمل ہدایت نامہ

مکرم نورالدین منیر صاحب

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو اپنے ماننے والوں کے لئے ایک بے عیب اور مکمل ہدایت نامہ کی صورت میں نازل فرمایا ہے (البقرۃ:3) یعنی جب وہ اسے اپنی زندگی کے ہر شعبہ کے لئے اس طور پر دستور العمل بنائیں گے کہ وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تشریح اور حضور کے اعلیٰ عملی نمونہ کے مطابق ہو تو انہیں خدا تعالیٰ کی محبت، معیت اور نصرت حاصل رہے گی اور وہ انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے ایک بہترین فلاحی معاشرہ قائم کر کے نہ صرف اس دنیا میں راحت وخوشی اور اطمینان وسکینت سے زندگی گزاریں گے بلکہ اگلی زندگی میں بھی جنت کے وارث ہوں گے۔ (النساء:58، احزاب:22)

لیکن ان میں سے جو اپنی دنیوی زندگی میں قرآنی ہدایات کی مندرجہ بالا طریق پر تعمیل کرنے سے روگردانی اختیار کرے گا تو اگلی زندگی میں اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگی (النساء:57)

اوامر ونواہی کی تعلیم

انسانی اعمال کے بارہ میں قرآن مجید نے دو قسم کی ہدایات دی ہیں اول جن میں کسی کام کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے دوئم جن میں کسی کام کے کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ (اعراف:158) دونوں قسم کے احکام کی تعمیل سے جنت ملتی ہے اور ان کی عدم تعمیل سے جہنم (القصص:85) (طٰہٰ:75تا77)

ان ہدایات کی تعمیل نیکی ہے اور ان کی عدم تعمیل یا نافرمانی ایک موجب سزا گناہ سوائے اس کے کہ گنہگار سچی توبہ کر کے اپنا قصور بخشوالے۔

(المائدہ:4، الزمر:54)

جب قرآن شریف کی ہدایات کی تعمیل کی صورت میں ہمیں جزا یا سزا ملتی ہے تو ہمارا فرض بن گیا کہ ہم قرآن شریف کی ہر آیت کو اس زاویہ نگاہ سے سمجھنے کی کوشش کریں کہ اس میں ہمیں کیا عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور کس کام کے کرنے سے منع کیا گیا ہے اور یہ علم ہمیں قرآن مجید کی تلاوت سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

اس ضمن میں قرآن مجید نے ہمیں یہ ہدایت فرمائی ہے کہ تلاوت شروع کرنے سے پہلے شیطان مردود سے اللہ کی پناہ میں آجایا کرو۔ (النحل:99) یہی حکم بعض دیگر آیات میں بھی دیا گیا ہے کہ اگر شیطان کی طرف سے تمہیں کوئی صدمہ پہنچے اور وہ تمہیں حق یعنی دینی تعلیمات سے منحرف کرنے کی کوشش کرے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو جو بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

(اعراف:201، حٰم سجدہ:37)

ان آیات سے ظاہر ہے کہ شیطان ان کاموں کے کرنے سے منع کرے گا جن کے کرنے کے لئے قرآن مجید میں ہمیں حکم دیا گیا ہے اور ان کاموں کے کرنے کی ترغیب دے گا جن کے کرنے سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں منع فرمایا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ پہلے ہم یہ سمجھ لیں کہ شیطان کون ہے اور وہ کس طرح ہمیں راہ حق سے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور ہمارے کردار کے نیک و بد اور خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول یا نا مقبول ہونے کا سارا نظام ہے کیا۔

انسان کے لئے دو راستے

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی صفات کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے بسر کرے۔ (الذاریٰت:57) مگر ایسا کرنے پر اسے مجبور نہیں کیا گیا بلکہ اسے اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چاہے تو نیکی اور چاہے تو بدی کا راستہ اختیار کرے۔

(شمس:11،10،9، کہف:30)

گویا اس دنیا میں انسان کی زندگی اس کا امتحان ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں کو اس کے فرمان کے بموجب اپنے کام میں لاتا ہے یا نافرمانی کرتا ہے۔ (الملک:3) اسی آزادانہ عمل کے بعد ہی انسان کو انصاف کے رو سے جزا یعنی جنت اور سزا یعنی جہنم دی جاسکتی ہے۔

اس نظام عمل کو انسانی زندگی میں متحرک رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے فرشتوں اور ابلیس کو پیدا کیا ہے۔ فرشتے مومنوں کو نیکی کا راستہ اختیار کرنے پر بشارتیں دیتے رہتے ہیں اور اس طرح نیکی میں ترقی کرنے کے لئے تحریک کرتے رہتے ہیں۔

(حٰم سجدہ:33،32،31)

اور ابلیس انسان کو بدی یا خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کرنے پر اکساتا رہتا ہے۔

(بنی اسرائیل:63)

ابلیس کا کام انسان کو گمراہ کرنا ہے یعنی احکام خداوندی کی تعمیل سے روکنا۔ (ص:84،83)

وہ یہ کام انسان کو فریب دے کر کرتا ہے۔ اور ان کے مالوں اور اولادوں میں بڑھوتی وغیرہ کے جھوٹے لالچ دے کر اور فرضی نقصانات سے ڈرا کر۔

(بنی اسرائیل:65)

البتہ جو خدا کے بندے ہیں ان پر ابلیس کو کوئی تسلط حاصل نہیں ہو سکتا۔ (بنی اسرائیل:66)

شیطان بھی ابلیس ہے یعنی اس کے بھی وہی کام ہیں جو ابلیس کے ہیں۔ یہ امر کہ وہ اپنے کام کے لحاظ سے ابلیس ہی ہے بنی اسرائیل کی آیت 65 سے ظاہر ہے کہ اس آیت کے شروع میں ابلیس کے کام بتائے گئے ہیں اور آخر میں اسے شیطان کا نام دیا گیا ہے۔ شیطان ابلیس کا مظہر ہے اور اس حیثیت میں ہر وہ وجود جو ہمیں صراط مستقیم سے بھٹکانے کی کوشش کرتا ہے شیطان ہے۔ خواہ وہ ہمارا دوست ہے سہیلی ہے یا ہمارا نفس یہ قرآن شریف میں منافقین کے سرداروں کو شیاطین کہا گیا ہے۔

(البقرۃ:15)

ابلیسی یا شیطانی نظام کا تجزیہ کیا جائے تو آخر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان کا اپنا نفس ہی در حقیقت ابلیس یا شیطان بن جاتا ہے۔ یعنی جب وہ اعمال کے کرنے یا نہ کرنے کے فیصلے بجائے عقل اور خدا تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق کرنے کے اپنے جذبات کے ماتحت کرتا ہے تو اس وقت کے لئے اس کا اپنا نفس ہی ابلیس یا شیطان ہوتا ہے۔

نفس کی تین حالتیں

اس ضمن میں قرآن مجید نے ہماری راہنمائی فرمائی ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کے لحاظ سے ہمارے نفس کی تین حالتیں ہیں اول نفس امارہ، اسی کیفیت میں ہمارا نفس بدی کی ہر تحریک کو قبول کرنے کے لئے تیار رہتا ہے یعنی وہ بدی کے خیالات اور تصورات کو اس قدر موثر ہونے دیتا ہے کہ اگر وہ اس کیفیت کا خود توڑ نہ کرے تو وہ خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کر بیٹھے گا۔ (یوسف:54)

نفس کی دوسری حالت یہ ہے کہ جب بھی نفس امارہ بدی کی تحریک کرتا ہے تو وہ اسے یا اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے اور نفس امارہ کی بدی کی تحریک کو ممنوع حرکت قرار دے کر اس سے احتراز کرنے کی تاکید کرتا ہے اور یہ نفسانی کشمکش جاری رہتی ہے تا آنکہ نفس امارہ کی تحریک غالب یا مغلوب نہ ہو جائے۔ نفس کی اس حالت کا نام قرآن شریف نے نفس لوامہ رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی قسم کھا کر اس کی عزت افزائی کی ہے۔ نفس لوامہ مستعدی سے نفس امارہ کی تحریکات پر ملامت کرتا رہے تو آخر وہ کامیاب ہو جاتا ہے اور انسان بدی کا مرتکب ہونے سے بچ جاتا ہے۔

(القیامۃ:3)

نفس کی تیسری حالت یہ ہے کہ نفس لوامہ پوری طرح کامیاب ہو چکا ہے اور نفس امارہ کی کوئی بدی کی تحریک انسان کو صراط مستقیم سے گمراہ نہیں کرتی اس حالت کو قرآن مجید میں نفس مطمئنہ کہا گیا ہے۔

(الفجر:28تا31)

یعنی وہ اپنے رب کو پسند کرنے والا بھی ہے اور اس کا پسندیدہ بھی اور اب اس سے خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بہر حال یہ حالت انسان کا انتہائی نصب العین ہے اور اس کا حصول آسان نہیں لیکن اگر وہ اپنے نفس لوامہ کو متواتر مشقوں کے ذریعہ مضبوط بناتا رہے تو نفس مطمئنہ کے آس پاس کہیں نہ کہیں پہنچ ہی جائے گا۔

نیکیاں بدیوں کو دور کرتی ہیں

رہا یہ سوال کہ کیا مشق سے انسان اپنے نفس کو بدی کی تحریکات سے محفوظ کر سکتا ہے تو اس کی قرآن مجید نے تصدیق کی ہے چنانچہ فرماتا ہے "یقیناً نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں" (ھود:115) یعنی انسان اپنے خیالات اور تصورات کا جائزہ لیتا رہے اور بدی کے خیالات کو نیکی کے خیالات سے بدلنے کی کوشش کرتا رہے تو وہ اس میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی خیال یا تصور یا جذبہ اسے اچھا لگتا ہو اور وہ در اصل دینی تعلیمات کے پیش نظر برا یعنی گناہ ہو تو وہ اسے اس طرح بدل سکتا ہے کہ جب بھی اس کے ذہن میں یہ خیال یا جذبہ ابھرے تو وہ اس کے ساتھ ہی کسی ایسی چیز یا صورت وغیرہ کی تصویر لے آئے جس سے اسے سخت نفرت ہے۔ یعنی پہلے جذبہ کو کسی ایسے تصور سے باندھ لے جو سخت نفرت انگیز ہے یا ڈراونا ہے۔ تو اس طرح وہ تصور جو اسے اچھا لگتا ہے برا لگنے لگے گا۔ بار بار یہ مشق کرنے سے اس کا پہلا تصور غائب ہو جائے گا بشرطیکہ وہ مضبوطی سے اسے دور کرتا چلا جائے۔

توبہ واستغفار

توبہ اور مغفرت طلب کرنے کی بھی یہی فلاسفی ہے۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"ظاہر ہے کہ انسان اپنی فطرت میں نہایت کمزور ہے اور خدا تعالیٰ کے صدہا احکام کا اس پر بوجھ ڈالا گیا ہے پس اس کی فطرت میں یہ داخل ہے کہ وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے بعض احکام کے ادا کرنے سے قاصر رہ سکتا ہے۔ اور کبھی نفس امارہ کی بعض خواہشیں اس پر غالب آجاتی ہیں۔ پس وہ اپنی کمزور فطرت کی رو سے یہ حق رکھتا ہے کہ کسی لغزش کے وقت اگر وہ توبہ اور استغفار کرے تو خدا کی رحمت اس کو ہلاک کرنے سے بچالے۔ ...... توبہ کے یہ معنے ہیں کہ انسان ایک بدی کو اس اقرار کے ساتھ چھوڑ دے کہ بعد اس کے اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے تب بھی وہ بدی ہرگز نہیں کرے گا" (چشمہ معرفت ص 181)

"پس خلاصہ کلام یہ کہ اکثر انسانوں کے لئے اول مرحلہ گندی زندگی کا ہے اور پھر جب سعید انسان اوائل عمر کے تند سیلاب سے باہر آجاتا ہے تو پھر وہ

اپنے خدا کی طرف توجہ کرتا ہے اور سچی توبہ کرکے ناکردنی باتوں سے کنارہ کش ہو جاتا ہے اور اپنی فطرت کے جامہ کو پاک کرنے کی فکر میں لگ جاتا ہے یہ عام طور پر انسانی زندگی کے سوانح ہیں جو نوع انسان کو طے کرنے پڑتے ہیں'' (چشمہ معرفت ص 84)

توبہ کی تین شرائط

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ توبہ کے لئے تین شرائط ہیں۔ بدوں ان کی تکمیل کے سچی توبہ جسے توبۃ النصوح کہتے ہیں حاصل نہیں ہوتی ان ہرسہ شرائط میں سے پہلی شرط جسے عربی زبان میں اقلاع کہتے ہیں یعنی ان خیالات فاسدہ کو دور کر دیا جائے جو ان خصائل ردیہ کی محرک ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ تصورات کا بڑا بھاری اثر پڑتا ہے کیونکہ حیطۂ عمل میں آنے سے پیشتر ہر ایک فعل ایک تصوری صورت رکھتا ہے پس توبہ کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ ان خیالات فاسد و تصورات بد کو چھوڑ دے۔ مثلاً اگر ایک شخص کسی عورت سے کوئی ناجائز تعلق رکھتا ہو تو اسے توبہ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ اس کی شکل کو بد صورت قرار دے اور اس کی تمام خصائل رذیلہ کو اپنے دل میں مستحضر کرے جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے تصورات کا بہت زبردست اثر ہے۔ میں نے صوفیوں کے تذکروں میں پڑھا ہے کہ انہوں نے تصور کو یہاں تک پہونچایا کہ انسان کو بندر یا خنزیر کی صورت میں دیکھا۔ غرض یہ ہے کہ جیسا کوئی تصور کرتا ہے ویسا ہی رنگ چڑھ جاتا ہے پس جو خیالات بدلذات کا موجب سمجھے جاتے تھے ان کا قلع قمع کرے یہ پہلی شرط ہے۔

دوسری شرط ندم ہے یعنی پشیمانی اور ندامت ظاہر کرنا ہر ایک شخص کا کانشنس اپنے اندر یہ قوت رکھتا ہے کہ وہ اس کو ہر برائی پر متنبہ کرتا ہے مگر بدبخت انسان اس کو معطل چھوڑ دیتا ہے پس گناہ اور بدی کے ارتکاب پر پشیمانی ظاہر کرے اور یہ خیال کرے کہ یہ لذات عارضی اور چند روزہ ہیں.......... بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو توبہ کی طرف رجوع کرے اور جس میں اول اقلاع کا خیال پیدا ہو یعنی خیالات فاسدہ اور تصورات بے ہودہ کا قلع قمع کرے جب یہ نجاست اور ناپاکی نکل جائے تو پھر نادم ہو اور اپنے کئے پر پشیمان ہو۔

تیسری شرط عزم ہے یعنی آئندہ کیلئے مصمم ارادہ کرے کہ پھر ان برائیوں کی طرف رجوع نہ کرے گا۔ اور جب وہ مداومت کرے گا تو خدا تعالیٰ اسے سچی توبہ کی توفیق عطا کرے گا یہاں تک کہ وہ سیئات اس سے قطعاً زائل ہو کر اخلاق حسنہ اور افعال حمیدہ اس کی جگہ لے لیں گے۔ اور یہ فتح ہے اخلاق پر اس پر قوت اور طاقت بخشنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے کیونکہ تمام طاقتوں اور قوتوں کا مالک وہی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 132-134)

سچی توبہ حصول بخشش کا ذریعہ

گناہ یا خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کی دو صورتیں ہیں (اول) کہ انسان کو متعلقہ حکم کا علم ہی نہ تھا اور جہالت میں گناہ کر بیٹھا۔ (دوئم) حکم کا علم تو تھا لیکن وہ بھول گیا اور اس کے دل میں حکم توڑنے کے متعلق کوئی پختہ ارادہ نہ تھا اور اس سے نادانستہ اور غیر ارادی طور پر نافرمانی ہوگئی جیسے کہ حضرت آدمؑ سے ہوئی۔ (طہٰ:116)۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں قسم کے گناہوں کو معاف کرنے کا وعدہ دے رکھا ہے بشرطیکہ سچی توبہ کی جائے اور پھر نافرمانی نہ کرے چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے۔

تمہارے رب نے اپنے آپ پر رحمت کو فرض کرلیا ہے۔ تم میں سے جو غفلت میں کوئی بدی کر بیٹھے گا پھر وہ اس کے بعد توبہ کرلے گا اور اصلاح کرے گا تو خدا بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔
(انعام:55)

آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی پس وہ صحیح راستہ سے بھٹک گیا۔ اس کے بعد اس کے رب نے اس کو چن لیا اور اس پر رحم کی نظر ڈالی اور اسے صحیح طریق کار بتا دیا۔ (طہٰ:123,122)

اور ان دونوں (آدم اور اس کے زوج) کو ان کے رب نے بلایا اور کہا کہ کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور نہیں کہا تھا کہ شیطان تم دونوں کا کھلا کھلا دشمن ہے۔ ان دونوں نے کہا کہ اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہم کو نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ (اعراف:24,23)

اس کے بعد آدم نے اپنے رب سے کچھ دعائیہ کلمات سیکھے اور ان کے مطابق دعا کی تو وہ اس کی طرف پھر فضل کے ساتھ متوجہ ہوا یقیناً وہ بہت ہی توجہ کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔
(البقرہ:38)

خشوع و خضوع کے ساتھ گناہوں سے توبہ کرنے کے بعد انسان کو چاہئے کہ وہ سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے کہ وہ اسے اپنے عزم پر قائم رہنے کی توفیق دے۔

اوپر یہ بتلایا گیا ہے کہ ہم قرآنی آیات کو اس طور پر سمجھیں کہ ان میں ہمیں کس کام کے کرنے یا نہ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے اور یہ کہ ابلیس یا شیطان ہمیں کس کس طرح گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اس کے فتنہ سے بچنے کا کیا طریق ہے۔ اب ہم سورہ فاتحہ کی پہلی آیت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس میں ہمیں کیا کرنے کا پیغام دیا گیا ہے۔

سورۃ فاتحہ سے راہنمائی

پہلی آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ ''میں اللہ کا نام لے کر جو رحمٰن اور رحیم ہے پڑھتا ہوں''

اللہ خدا تعالیٰ کا ذاتی نام ہے اور رحمٰن و رحیم اس کی دو صفات ہیں۔ اس آیت میں ہمیں یہ ہدایت کی گئی ہے کہ ہم قرآن شریف کی تلاوت اللہ تعالیٰ کا بابرکت نام لے کر شروع کریں یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات جو ازلی ابدی طور پر زندہ اور زندگی قائم رکھنے والی اور مالک اور خالق اور سب مخلوق کی رب ہے اور جو سب خوبیوں اور کمالات کی جامع اور ہر قسم کے نقائص سے پاک ہے سے مدد طلب کرتے ہوئے کہ وہ ہمیں قرآن شریف کی آیات کو سمجھنے کے کام میں اپنی صفات رحمانیت اور رحیمیت کے فیوض سے پوری طرح مستفید ہونے کی توفیق دے۔ رحمانیت وہ صفت ہے جس کے ماتحت اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کی زندگی۔ بقاء اور ارتقاء کے لئے تمام اسباب مہیا کرتا ہے بغیر اس کے کہ کسی نے ان عنایات کا مستحق بننے کے لئے کسی قسم کا کوئی عمل کیا ہو اور صفت رحیمیت کے ماتحت وہ اپنی مخلوق کی چھوٹی سے چھوٹی کوشش کا بھی زندگی کے ہر میدان میں ان کی استعدادوں کے مطابق زیادہ سے زیادہ پھل دیتا ہے اور دیتا رہتا ہے۔

قرآن شریف کی یہ آیت پڑھ کر گویا ہم اپنے عجز کا اقرار کرتے ہوئے یہ التجا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنی صفت رحمانیت کے ماتحت وہ تمام اسباب مہیا فرما دے جو قرآن شریف کو سمجھنے اور اپنی فکری اور عملی زندگی میں ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے درکار ہیں مثلاً لمبی عمر پانا۔ صحت و تندرستی فارغ البالی اور فرصت اور فہم و فراست کا میسر ہونا اور توجہ کا قرآنی مطالب کو سمجھنے پر مرکوز ہونا وغیرہ۔ نیز یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ اپنے آپ کو چوکس رکھنے کی توفیق پائیں اور یہ بھی کہ ابلیس یا شیطان اس ضمن میں ہمیں کسی خیر سے محروم نہ کر دے اور کوئی شر نہ پہونچاوے۔ اور یہ بھی کہ جو کوشش ہم قرآنی آیات کے مطالب کو سمجھنے کی کریں وہ اسے اپنی صفت رحیمیت کے ماتحت بارآور کرے اور اس طرح ہم اخلاقی روحانی اور معاشرتی طور پر اپنا قدم آگے سے آگے بڑھانے کی توفیق پاتے رہیں۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی ہے کہ اس آیت کو ہر جائز کام شروع کرنے سے پہلے حصول برکت کے لئے پڑھنا چاہئے۔ ہمیں اس دستور کو اپنی عادت بنالینا چاہئے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی جو دو صفات کا ذکر کیا گیا ہے اس میں ہمارے لئے یہ بھی ہدایت ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی باقی صفات کا علم بھی حاصل کریں کیونکہ صفات الٰہی کا علم ہی درحقیقت عرفان الٰہی ہے۔ اور صفات الٰہی کو اپنی زندگی میں اپنانے سے ہی ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر فلاح پا سکتے ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ کی مخلوق سے سارا سلوک اس کی صفات کے ماتحت ہونا چاہئے۔ یہی وہ مجاہدہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ آخر اپنے بندوں سے مل جاتا ہے اور اسے اپنے کلام سے مشرف کرتا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے خود فرما دیا ہے کہ ''اور وہ (لوگ) جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے اور اللہ یقیناً محسنوں کے ساتھ ہے۔ (العنکبوت:70)

سورۃ فاتحہ کی دوسری آیت۔ ہر قسم کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اس آیت میں ہمارے لئے یہ ہدایت ہے کہ ہمیں ہر بات میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے رہنا چاہئے خواہ خوش حالی ہو یا بدحالی۔ کسی مصیبت کی صورت میں ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ اس سے بڑی مصیبت بھی آسکتی تھی۔ نیز مصیبت کے وقت ہم دغم اور مایوسی میں مبتلا ہونے سے نفسیاتی سکون غارت ہو جاتا ہے اور ہم مصیبت دور کرنے کے لئے کوئی تدبیر اختیار نہیں کر سکتے۔ اس کے برعکس شکریہ ادا کرتے رہنے سے نفسیاتی سکون ملتا ہے اور ہم مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے موثر کارروائی کر سکتے ہیں۔

رب کی صفت کے ماتحت اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو اس کی استعدادوں کے مطابق ادنیٰ حالت سے انتہائی نقطہ عروج تک ترقی دیتا ہے جیسے ایک شیر خوار بچہ انتہائی کمزوری کے بعد جوانی کی عمر کو پہنچ کر انتہائی قوت حاصل کرلیتا ہے یا ایک سائنسدان کائنات کے معمولی راز دریافت کرتے کرتے آخر اس کو مسخر کرکے انسانی زندگی کی خوش حالی کے لئے نئے نئے طریقے ایجاد کرلیتا ہے اس آیت میں ہمیں ہدایت کی گئی ہے کہ ہم اپنی اور اپنے متعلقین کی استعدادوں کا جائزہ لیتے رہیں اور انہیں نقطہ کمال تک ترقی دینے کی تدابیر اختیار کرتے رہیں۔

سورۃ فاتحہ کی تیسری اور چوتھی آیت وہ رحمٰن و رحیم ہے اور جزا سزا کے وقت کا مالک ہے رحمٰن و رحیم کے متعلق بعض گزارشات پیش کی جاچکی ہیں۔ جزا سزا کے وقت کا مالک ہونے سے مراد یہ ہے کہ اگلی زندگی میں کوئی گناہ گار اس کی سزا سے بچ نہیں سکتا اس لئے ہمیں اس کے احکام کی نافرمانی نہ کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے اور چونکہ وہ مالک ہے اس لئے وہ گناہ بخش بھی سکتا ہے اس لئے ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہئے بلکہ خدا تعالیٰ سے مغفرت طلب کرکے اس کے احکام کی تعمیل مستعدی سے کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی جزا سزا کا مالک ہے اگر ہم گناہ کریں گے تو وہ اگر چاہے تو یہاں بھی سزا دے سکتا ہے چاہے تو ستار ہونے کی وجہ سے سزا نہ دے۔ ہر صورت میں ہمیں استغفار کرتے رہنا چاہئے۔

سورۃ فاتحہ کی پانچویں آیت۔ اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں عبادت کے معنے معبود کی صفات کو اپنانے کے بھی ہیں اس لحاظ سے اس آیت میں ہمیں یہ ہدایت کی گئی ہے کہ ہم اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی کوشش کریں یعنی جس طرح وہ بغیر کسی استحقاق کے اپنی مخلوق پر اپنے فضل کرتا ہے اسی طرح ہم بھی اپنی استطاعت کے مطابق خدا تعالیٰ کی مخلوق کو فیض پہنچائیں اور جس طرح وہ اپنے بندوں کے تھوڑے سے عمل پر بھرپور جزا دیتا ہے اور دیتا رہتا ہے اسی طرح ہم بھی اپنے دائرہ اقتدار میں کریں اور چونکہ یہ کام بڑا مشکل ہے اور ہم بہت کمزور ہیں اس لئے خدا تعالیٰ سے ہی التجا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق

☜ 5 پر

حضرت امیر بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت میاں خیرالدین صاحب سیکھوانی کا ذکر خیر

عصمت راجہ صاحبہ

ماں جی یعنی میری والدہ کی دادی کا نام ''امیر بی بی'' تھا آپ حضرت میاں خیرالدین صاحب سیکھوانی کی اہلیہ اور حضرت مولانا قمرالدین صاحب (صدر اول خدام الاحمدیہ) کی والدہ تھیں- آپ کی ولادت 1869ء کی ہے جبکہ سن بیعت 1893ء ہے- اس زمانے میں جبکہ لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام نہیں تھا آپ اپنے تایا سے پڑھتی تھیں ذہانت کی وجہ سے جب انہیں کہیں کام سے جانا ہوتا تو وہ ان کو مانیٹر بناتے تھے-

جب حضرت مسیح موعود کی حضرت اماں جان سے شادی ہوئی اس وقت یہ چھوٹی تھیں اور بتاتی تھیں کہ ہم نے سنا کہ مرزا صاحب دلہن لے کر آئے ہیں تو سب سہیلیوں نے کہا کہ چلو ہم بھی چل کر دیکھتے ہیں- وہاں حضرت اماں جان ایک چارپائی پر بیٹھی تھیں- ماں جی اپنے چہرے کو ہاتھ پر رکھے ان کو غور سے دیکھ رہی تھیں جس پر حضرت اماں جان نے فرمایا ''کیا تم میری سہیلی بنو گی؟'' آپ اس بات پر بہت خوش ہوئیں اور تمام عمر اس بات کا فخر رہا کہ حضرت اماں جان نے مجھے سہیلی کہہ کر مخاطب کیا تھا-

آپ نے شادی کے بعد بیعت کی- آپ بے حد صفائی پسند تھیں گھر کو (جو کچا تھا) ہمیشہ صاف ستھرا رکھتی تھیں- ایک دفعہ حضرت اماں جان صبح کے وقت چند خادماؤں اور بچوں کے ساتھ سیکھواں تشریف لائیں- ماں جی حسب عادت اور حسب دستور صفائی کے بعد کھانا پکا رہی تھیں- حضرت اماں جان کی خدمت میں بھی وہ غریبانہ کھانا (جو موٹھ کی کھچڑی اور اچار پر مشتمل تھا) پیش کیا جو ان کو بے حد پسند آیا اور فرمایا کہ مجھے تمہاری صفائی ستھرائی کی عادت بے حد پسند ہے-

ماں جی کے کافی عرصہ تک اولاد ہو کر فوت ہو جاتی تھی حضرت مسیح موعود کے ارشاد پر پتری فولاد استعمال کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے کی دعاؤں کے طفیل ان کو تین بچے عطا کئے جن میں سے لڑکا (مولانا قمرالدین صاحب) اور ایک لڑکی (آمنہ بیگم صاحبہ والدہ راجہ فاضل احمد صاحب و راجہ ناصر احمد صاحب) تو 90 سال سے زائد عمر پا کر خدا کے حضور حاضر ہوئے جبکہ ایک بیٹی (عائشہ بیگم صاحبہ) شادی کے 8'10 سال کے بعد فوت ہوئی-

سیکھواں میں ماں جی اپنی .. جٹھانیوں کے ساتھ رہتی تھیں- صحن ایک تھا اور آپس میں اتنا اتفاق تھا کہ جب ان کی جٹھانیوں کے مہمان آتے تو پہلا ان کا کمرہ تھا اس لئے ان کی خاطر تواضع کر کے پھر متعلقہ گھر بھجواتی تھیں اور چونکہ آپ پڑھی لکھی تھیں اس لئے سیکھواں میں عورتوں کو جمعہ اور عیدین کی نمازیں پڑھاتی تھیں-

ان کے بیٹے مولانا قمرالدین صاحب قادیان سے پڑھے پھر واقف زندگی ہونے کی وجہ سے شادی کے بعد قادیان میں ہی سکونت اختیار کی تب کچھ عرصہ کے بعد ماں جی بھی قادیان آ کر رہنے لگیں- نہایت نیک اور ہمدرد طبیعت پائی تھی- ہر وقت دعاؤں اور نمازوں کی طرف دھیان رہتا تھا پھر حضرت مسیح موعود کی نظمیں پڑھتی تھیں جس کی وجہ سے پوتیوں اور پوتوں کو بھی یاد ہو گئیں-

1939ء میں میری نانی جان وفات پا گئیں اس وقت یہ چار بہن بھائی چھوٹے تھے ایک بھائی تو پونے دو سال کے تھے تب ماں جی نے جس طریقے سے ان کی پرورش کی وہ قابل تحسین ہے- بڑی عمر میں چھوٹے بچے کی وجہ سے ساری ساری رات بھی جاگنا پڑتا تھا- پھر بڑی پوتیاں تھیں ان کو زندگی گزارنے کے متعلق چھوٹے چھوٹے مگر اہم امور بتاتی تھیں اور ہر طرح سے ان چار بچوں کی نیک تربیت پر زور تھا- پھر ان بچوں کو خدا تعالیٰ نے دوسری والدہ عطا کیں جو اسم بامسمی تھیں بہت اچھا وقت گزرا اور انہوں نے ہر طرح سے خیال رکھا لیکن ماں جی کی اہمیت اپنی جگہ کیونکہ ان کا سایہ اپنے بچوں سے اپنے پوتے پوتیوں تک پھیل گیا تھا جس میں صرف پیار دعائیں اور سکون تھا-

قادیان اور پھر ربوہ آ کر بھی ماں جی کا حضرت اماں جان کے ساتھ تعلق قائم رہا- ایک دفعہ حضرت اماں جان نے فرمایا ''تم مجھے ویسی ہی موٹھ کی کھچڑی بنا کر کھلاؤ جیسی تم بناتی تھیں-''

میری والدہ بتاتی ہیں کہ ایک دفعہ وہ میرے بڑے بھائی (شاہد راجہ جو اس وقت بہت چھوٹے تھے) کو لے کر ماں جی کے ساتھ حضرت اماں جان سے ملاقات کے لئے گئیں تو انہوں نے فرمایا ''تم میری سہیلی ہو یاد ہے ہم کھد کھیلا کرتے تھے''-

یہ شفقتیں اور محبتیں تو ماں جی کا سرمایہ تھیں اور وہ اس سرمائے کو نہایت فراخی سے دوسروں میں تقسیم کرتی تھیں ماں جی بھی ہر وقت دین اور اس کی تعلیمات کی باتیں کرتی تھیں مگر بہت اچھے انداز میں کہ دوسرا شخص خود بخود ان کی باتوں میں دلچسپی لیتا تھا-

ایک دفعہ وہ میری والدہ (بیگم راجہ ناصر احمد صاحب) کے پاس کچھ عرصہ قیام کے لئے آئیں تو کام کرنے والی ایک لڑکی (جو مذہباً عیسائی تھی) کو نماز سکھانی شروع کر دی اور وہ بھی نہایت جذبے سے نماز سیکھنے لگی جس کی وجہ آپ کی محبت اور طریقہ تھا جس کی وجہ سے وہ لڑکی بھی متاثر ہوئی-

آخری عمر میں نظر بہت کمزور ہو گئی تھی لیکن آواز سن کر پہچان لیتی تھیں- توبہ اور استغفار کا ورد کرنا اور کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے اتنی عمر دی ہے تا کہ میں خلیفۃ المسیح اور خاندان مسیح موعود کے لئے دعائیں کر سکوں- آخر یہ دعاؤں اور محبتوں سے گندھا وجود اگست 1964ء میں 95 سال کی عمر میں خدا کے حضور حاضر ہو گیا- آپ کی وصیت نمبر 415 اور حصہ وصیت 1/5 تھا- آپ کی ساری زندگی درویشانہ گزری مگر ایک وقار کے ساتھ بنا کسی طمع اور خواہش کے-

اپنے اور پرائے ہر ایک کے ساتھ محبت اور ہمدردی کے سلوک نے انہیں سب میں ممتاز کر دیا تھا- یقیناً اپنی محترم عادات اور نیکیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے پیاروں کے ساتھ اپنے قرب میں جگہ دی ہو گی اور ان خوبیوں کی وجہ سے وہ اپنی اولاد در اولاد کے دلوں میں زندہ ہیں- اچھے لوگوں کی یہی نشانی ہے کہ ان کے جانے کے بعد سب ان کو احسن رنگ میں یاد کریں- یہ ان کی محبت اور قربانیاں ہیں کہ ہمیشہ میری والدہ اپنی دادی کا ذکر پرنم آنکھوں سے کرتی ہیں اور ان کی باتیں بتاتی ہیں تو مجھے محسوس ہوتا ہے جیسے میں نے بھی ان کو دیکھا ہے اور ان کی باتوں کو سنا ہے-

اللہ کرے کہ اس دور میں بھی عورتوں کو ماں جی کی طرح کی مائیں بننے کی توفیق دے کہ جن کی قربانیاں اور احسانات یاد کر کے ان کی نسلوں کی نسلیں ان کے حق میں دعائیں کرتی ہیں اور بچوں کو یہ توفیق دے کہ اپنا کچھ وقت بزرگوں کی صحبت میں گزاریں جن کے تجربات اعلیٰ درجے کے ہوتے ہیں اور اگر وہ سختی کریں تو برداشت کریں کیونکہ اس میں یقیناً ہمارا ہی بھلا ہوگا-

قطر

جغرافیائی حیثیت: قطر ایک عرب امارات ہے جس کا رقبہ گیارہ ہزار مربع کلومیٹر ہے- اس کے مغرب میں سعودی عرب اور جنوب مغرب میں متحدہ عرب امارات ہے- اس کے مشرق میں خلیج فارس واقع ہے- 1916ء سے 1971ء تک قطر برطانیہ کا ماتحت تھا-

ارضی خدوخال کے اعتبار سے قطر ایک ریگستانی ملک ہے- جس کی اونچائی سطح سمندر سے بہت زیادہ نہیں ہے- دائرہ حارہ میں ہونے کے سبب یہاں سال بھر گرمی پڑتی ہے اور فضا میں اضافی رطوبت بھی ساٹھ فیصد سے زیادہ رہتی ہے- یہاں کی گرم مرطوب آب و ہوا صحت کے لئے زیادہ مناسب نہیں- گرم مرطوب آب و ہوا میں رہنے والے عام طور پر سیاہ فام ہو جاتے ہیں- عرب نسل کے لوگوں کا رنگ بھی قطر میں جا کر سانولے یا کالے رنگ کا ہو جاتا ہے- قطر میں بارش کم ہوتی ہے اور دوحہ میں اوسط بیس سینٹی میٹر ریکارڈ کی جاتی ہے-

قطر چونکہ ایک گرم ریگستان ہے اس لئے یہاں پر کانٹے دار جھاڑیاں اور ناگ پھنی ہی قدرتی نباتات ہیں-

نخلستانوں میں البتہ کھجور کے درخت کافی تعداد میں پائے جاتے ہیں- قطر کی آبادی تقریباً تین لاکھ ہے جو اسلام مذہب کے ماننے والے ہیں- آبادی میں 2.5 فیصدی کی شرح سے اضافہ ہو رہا ہے- لوگوں کی اوسط عمر 52 برس ہے- عربی قومی زبان ہے- دوحہ میں انگریزی بھی بولی اور سمجھی جاتی ہے-

ملک کا نصف فیصد سے بھی کم رقبہ قابل کاشت ہے- چار فیصد رقبے پر گھاس کے میدان ہیں- باقی 94 فیصد حصہ ریگستانی، پہاڑی اور بنجر ہے-

معیشت: قطر کی معیشت کا دارومدار پٹرولیم اور پٹرولیم سے تیار ہونے والی اشیاء پر ہے-

بقیہ صفحہ 4

دے- اس آیت کا یہی تقاضا ہے کہ ہم اسی طرح باقی ایسی صفات کو بھی جن کو انسان اپنا سکتا ہے اپنانے کی کوشش کرتے رہیں-

سورۃ فاتحہ کی چھٹی اور ساتویں آیات- ہمیں سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیا جن پر نہ تو بعد میں تیرا غضب نازل ہوا اور نہ بعد میں وہ گمراہ ہوئے-

ان آیات میں ہمیں تلقین کی گئی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنا پیوند جوڑنے کے لئے سیدھا راستہ اختیار کریں اور وہ راستہ یہی ہے کہ ہم اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں اور ہر منزل پر اس کے احکام کی تعمیل کرتے رہیں- ایسا نہ ہو کہ اس کے احکام کی نافرمانی کر کے یا احکام کی غلط تاویلیں کر کے اس کے غضب کا نشانہ بن جائیں اور صحیح راستہ گم کر کے غلط راستہ میں بھٹکتے رہیں-

ماخوذ

زیر زمین غاروں کے وسیع سلسلے ہیں

زیر زمین دنیا اور اس کے عجائبات

زمین کی اندرونی ساخت میں پانی کا کردار بہت اہم ہے

زیر زمین دنیا کے بارے میں تحقیقات ابھی تک تشنہ تکمیل ہیں- تاہم جو کچھ معلوم کیا جا چکا ہے- وہ بھی کم نہیں ہے زمین کی بالائی سطح کے تو ایک ایک انچ کی پیائش ہو چکی ہے لیکن کئی علاقوں میں غاروں کے ایسے کئی سلسلے ہیں جو ابھی تک انسانی قدموں کے منتظر ہیں- ان غاروں کی کئی اقسام ہیں جن میں ساحلی غاریں، برفیلی غاریں اور لاوا پر مشتمل غاریں زیادہ اہم ہیں- زیادہ تر غاریں کاربونیٹ یعنی چونے کے پتھر یا لائم سٹون کی چٹانوں پر مشتمل ہیں- لائم سٹون کی سخت چٹانیں کیلشیئم کاربونیٹ سے تشکیل پاتی ہیں- لائم سٹون اگرچہ خالص پانی میں حل نہیں ہوتا لیکن بارش کا پانی اسے گھلا دیتا ہے کیونکہ بارش کے پانی میں ہوا کے ذریعے کاربن ڈائی آکسائیڈ شامل ہو جاتی ہے- بارش کے پانی اور لائم سٹون کے کیمیائی رد عمل کے باعث یہ پتھر حل پذیر کیلشیئم کاربونیٹ میں تبدیل ہو جاتا ہے- یہ لائم سٹون عمودی دراڑوں جنہیں جوائنٹس کہتے ہیں اور زمین کی بالائی سطح پر بنے نشیب و فراز جو عام طور پر افقی انداز میں تشکیل پانے سے نظر آنا شروع ہو جاتا ہے- جب بارش ہوتی ہے تو یہ دراڑوں کو چوڑا کر دیتی ہے اور لائم سٹون کو بلاکس میں تقسیم کر دیتی ہے- یہ عمل بارش کا پانی ان دراڑوں میں جا کر لائم سٹون کو کاٹنے کی وجہ سے ہوتا ہے- ان بلاکس کو ''کلنٹ'' کہا جاتا ہے-

بعض ماہرین کا خیال ہے کہ چونے کے پتھر کی غاریں بارش کے پانی سے ہی آہستہ آہستہ تشکیل پاتی ہیں- جیسے جیسے بارشیں ہوتی جاتی ہیں ویسے ہی زمین میں بننے والے رخنے چوڑے ہوتے جاتے ہیں اور پھر یہ اس قدر کھل جاتے ہیں کہ بارش کا پانی ایک آبشار کی طرح زمین کے اندر جانے لگتا ہے- یہ عمل مسلسل ہوتا رہتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ایک عرصہ گزرنے کے بعد زمین اندر سے کھوکھلی ہو جاتی ہے اور اس میں غاریں بن جاتی ہیں- ان کی ساخت کچھ اس طرح کی ہوتی ہے کہ جیسے بالائی سطح کے نیچے بہت سے تہہ خانے اوپر نیچے بنے ہوئے ہوں اور ان کا بیرونی دنیا سے رابطہ اس چمنی نما دراڑ کے ذریعے ہوتا ہے جسے بارش کا پانی چوڑا کر دیتا ہے-

کئی دوسرے ماہرین ارضیات اس بات سے متفق نہیں ہیں- ان کا خیال ہے کہ غاروں کے سلسلوں کی تشکیل کے متعلق یہ نظریہ غلط ہے اور یہ زیر زمین تہہ خانے بارش کے عمل سے نہیں بنے- ان غاروں کے متعلق ان کا نظریہ یہ ہے کہ ان کی تکوین اس وقت ہوئی تھی جب زمین اپنی موجودہ حالت کے برعکس ہلکی یا نرم تھی اور جب لائم سٹون زیر زمین پانی سے مکمل طور پر تر بتر تھا- ان ماہرین کا ایقان ہے کہ دباؤ کے باعث ان نرم چٹانوں سے پانی رسنا شروع ہوا اور آخر کار فوارے کی صورت میں سطح سے اوپر آ گیا- اس کے نتیجے میں اندر پیدا ہونے والے غلاف میں ہوا بھر گئی- ان رخنوں کے مابین اوپر تلے جو سطح چھت کا کام دیتی تھی وہ جہاں جہاں سے کمزور تھی وہاں وہاں سے گر گئی- اس طرح غاروں کا سائز بڑھتا گیا-

لائم سٹون کی غاروں کے یہ سلسلے کئی جغرافیائی خطوں میں پائے جاتے ہیں- ان غاروں کا سب سے بڑا سلسلہ امریکی ریاست کینٹکی میں ملا ہے جسے میمتھ کیو نیشنل پارک کہا جاتا ہے- اس کی کل لمبائی 530 کلومیٹر ہے- اسی طرح غاروں کا سب سے گہرا سلسلہ ژاں برنارڈ ہے جو کہ فرانس میں ہے- اس سلسلے کی زیادہ سے زیادہ گہرائی 1535 میٹر ہے- غاروں ہی کے سلسلے میں سب سے بڑا چیمبر ملائشیا میں ملا ہے- اسے 1980 میں دریافت کیا گیا- اس چیمبر کی کشادگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ 700 میٹر طویل اور اوسطاً 300 میٹر چوڑا ہے اور اس کی کم از کم اونچائی 70 میٹر ہے- یہ دنیا کا سب سے بڑا زیر زمین غار ہے جو اپنی پیائش کے ساتھ ایک سنگل اکائی ہے- غاروں کے سلسلے اسی طرح کے چیمبروں سے مل کر بنتے ہیں-

کرہ ارض کا تقریباً 97 فیصد دستیاب پانی سمندروں کی شکل میں موجود ہے- زمین کی اندرونی ساخت میں پانی کا کردار بہت اہم ہے- باہر سے اس کی سطح پر پڑنے والا پانی بھی رس رس کر اس کے اندر ہی جذب ہوتا ہے- اگرچہ اس کی ایک بڑی مقدار سورج کی تمازت سے بخارات میں تبدیل ہو جاتی ہے لیکن اندر جانے والا پانی ایک تہہ تک چلا جاتا ہے جسے سچوریشن زون کہتے ہیں- اسی زون کے نیچے کا علاقہ راک زون کہلاتا ہے- جس زون میں پانی جمع ہوتا ہے وہ سطح سے اوسطاً 30 میٹر گہرائی سے شروع ہو جاتی ہے- سچوریشن زون کا بالائی حصہ واٹر ٹیبل کہلاتا ہے اور یہ پانی غاروں کی بناوٹ میں اہم کردار ادا کرتا ہے-

زمین کے عمل تکوین سے لے کر ظہور حیات تک ہونے والی فطری تبدیلیاں اس کی اندرونی ساخت کی سب سے بڑی محرک ہیں- موجودہ جغرافیائی صورت حال بھی ایک ارتقائی عمل کا نتیجہ ہے اس کی تقسیم ہمیشہ سے ایسی نہیں رہی ہے- یہ سارے کام قدرت کے ہاتھوں ہوئے لیکن اب صورت حال میں تھوڑی تبدیلی بھی آ چکی ہے- زمین کے اندر ہونے والی تبدیلیوں اور توڑ پھوڑ میں اب انسانی ہاتھ بھی شامل ہو گئے ہیں- ہر روز زمین کے پیٹ سے لاکھوں ٹن معدنیات نکالی جا رہی ہیں- ان نکالے جانے والے اجزاء کی جگہ پر کرنے کے لئے اندر توڑ پھوڑ ہونا لازمی امر ہے- کرہ ارض پر زلزلوں کی بڑھتی ہوئی تعداد میں یہ چیز ایک اہم عنصر کے طور پر شامل ہے اور زمین کے جن وسائل کو ہم بے دریغ اور بے ہنگم طریقے سے ضائع کر رہے ہیں وہ لاکھوں کروڑوں سال کے جغرافیائی عمل سے وجود میں آئے ہیں-

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری مجلس کار پرداز- ربوہ

مسل نمبر 34206 میں صفیہ راشدہ زوجہ ملک عبدالغنی صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 4-5-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- طلائی زیورات وزن 212.790 گرام مالیتی -/107000 روپے- 2- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/15000 روپے- 3- زرعی اراضی بارانی مشترکہ کا 1/7 حصہ مالیتی -/15000 روپے- 4- مشترکہ مکان رقبہ 10 مرلے واقعہ دارالرحمت غربی کا 1/7 حصہ مالیتی -/100000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ صفیہ راشدہ زوجہ ملک عبدالغنی صاحب دوالمیال گواہ شد نمبر 1 ملک عبدالغنی ابن ملک محمد شفیع خاوند موصیہ دوالمیال گواہ شد نمبر 2 ملک مظفر احمد وصیت نمبر 15679

مسل نمبر 34229 میں رضوان اسلم ولد محمد اسلم قوم راجپوت پیشہ سیلز مین عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وحدت کالونی لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 12-3-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد رضوان اسلم ولد محمد اسلم وحدت کالونی لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا عبدالکریم ولد عبدالحکیم وصیت نمبر 11392 گواہ شد نمبر 2 عبدالحفیظ خالد ولد عبدالرشید وصیت نمبر 30592

مسل نمبر 34230 میں کنیز اختر زوجہ رفیق احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 43 بیعت پیدائشی احمدی ساکن R-40/3 ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-4-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/3000 روپے- 2- طلائی زیورات وزنی 8 تولے مالیتی -/54400 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ کنیز اختر زوجہ رفیق احمد R-40/3 اوکاڑہ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد ولد فتح دین وصیت نمبر 25562 گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد ولد فتح دین وصیت نمبر 30590

مسل نمبر 34231 میں جی ایم ابو مسلم ولد Late Sukchad Gazi پیشہ کاروبار عمر 51 سال بیعت 1972ء ساکن جتندرا نگر بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- زرعی زمین واقع بنگلہ دیش رقبہ 78 ڈیسیمل مالیتی -/78000 ٹکہ- 2- Dwelling House واقع بنگلہ دیش رقبہ

50 ڈیسیمل مالیتی -/75000 ٹکہ۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 ٹکہ سالانہ بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔اور مبلغ -/8000 ٹکہ سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد جی ایم ابو مسلم ولد Late Sukchad Gazi بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 ایم رجب علی ولد الحاج محمد علی بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 ایس کے محفوظ الرحمٰن ولد ایس کے جناب علی بنگلہ دیش

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

✿ مکرم محمد یعقوب صاحب ریٹائرڈ وارنٹ آفیسر (PAF) دارالرحمت وسطی لکھتے ہیں خاکسار کی بیٹی مکرمہ امۃ القدیر بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری رئیس احمد صاحب آف ملتان کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 30 جون 2002ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔نومولود بابرکت تحریک وقف نو میں شامل ہے۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچے کا نام عطاء الباقی عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد ادریس صاحب محلہ اسلام پورہ ملتان کا پوتا ہے۔ بچے کے باعمر اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

✿ محترم شیخ عبدالماجد صاحب حال کراچی گزشتہ ایک برس سے صاحب فراش ہیں۔احباب کرام سے ان کی مکمل اور جلد صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

✿ محترم شیخ عبدالرشید صاحب ساجد (نوشہرہ چھاؤنی) ان دنوں قلب' بلڈ پریشر اور شوگر کے عوارض کی بناء پر علیل ہیں۔احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

✿ مکرم محمد یعقوب صاحب ریٹائرڈ وارنٹ آفیسر دارالرحمت وسطی لکھتے ہیں میری بہو مکرمہ رافع مبشر صاحبہ مقیم ٹورانٹو کینیڈا مختلف عوارض کی وجہ سے سخت علیل ہیں افاقہ نہیں ہو رہا کمزوری اور ضعف بہت ہے احباب سے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

✿ مکرم ملک منیر احمد ریحان صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار ایک ماہ سے آنکھوں کے عارضہ میں مبتلا ہے اور فضل عمر ہسپتال کے ''آئی وارڈ'' میں زیر علاج ہے۔احباب کرام دعا کریں اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

✿ مکرم عبدالقادر صاحب (میل نرس فضل عمر ہسپتال ربوہ) تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ کی سانس کی نالی کے دو آپریشن بیلجیئم میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گئے۔ابھی تیسرا آپریشن متوقع ہے۔احباب سے ان کی صحت کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

✿ مکرم محمد لطیف صاحب 19/3 دارالبرکات ربوہ لکھتے ہیں۔خاکسار کے بیٹے مکرم یاسر لطیف صاحب حال ٹورانٹو کینیڈا کا نکاح مورخہ 29 جون 2002ء کو ہمراہ مکرمہ طلعت داؤد صاحبہ بنت مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب مرحوم فیکٹری ایریا حلقہ بیت الاحمد مبلغ پانچ ہزار کینیڈین ڈالر پر مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے بعد نماز عصر بیت المبارک میں پڑھایا۔احباب سے اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

رپورٹ انگلش لینگوئج کلاس

(وکالت وقف نو)

✿ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت وکالت وقف نو کی پہلی انگلش لینگوئج کلاس مورخہ 7 نومبر 2001ء تا 7 جون 2002ء لینگوئج انسٹیٹیوٹ بیت الاظہار میں منعقد ہوئی۔اس کلاس میں 15 طلباء وطالبات نے شرکت کی۔مورخہ 15 جون 2002ء بروز ہفتہ اس کلاس کی اختتامی تقریب ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تھے تلاوت کے بعد اس کلاس کے استاد مکرم فخر الحق شمس صاحب نے رپورٹ میں بتایا کہ طلباء کو مختلف نوعیت کے 50 ڈائیلاگ' گرائمر کی بعض مفید اور کارآمد چیزیں اور ٹرانسلیشن وغیرہ کروائی گئی۔اپنی رپورٹ میں انہوں نے بتایا کہ روزمرہ بول چال کے جو ڈائیلاگ کرائے گئے ہیں ان کی مسلسل مشق کرتے رہنے سے انگریزی بولنے میں بہت آسانی پیدا ہوگی۔محترم مہمان خصوصی نے پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء وطالبات میں انعامات تقسیم کئے۔مہمان خصوصی نے اپنے اختتامی کلمات میں انگریزی زبان کی اہمیت' افادیت اور ضرورت پر زور دیا۔اس تقریب میں طلباء وطالبات کے والدین نے بھی شرکت کی۔مہمان خصوصی نے آخر پر دعا کرائی جس کے بعد تقریب اختتام کو پہنچی۔اس موقع پر مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

افغان حکومت کا احتجاج افغان حکومت کے صدر حامد کرزئی نے افغانستان میں بارات پر حالیہ بمباری کی مذمت کرتے ہوئے امریکہ اور اس کے اتحادی کمانڈروں کو طلب کر کے شدید احتجاج کیا۔تحقیقات کیلئے کمیٹی قائم کر دی ہے اور امریکی وضاحت کو ناکافی قرار دیا ہے۔

امریکی صدر بش نے معافی مانگ لی صدر بش نے امریکی طیاروں کی بمباری سے ہلاک ہونے والوں باراتیوں پر معافی مانگ لی ہے۔بی بی سی کا کہنا ہے کہ امریکی صدر نے شہریوں کی ہلاکت پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔انہوں نے کہا انسانی ہمدردی کے تحت ان کے پسماندگان کی امداد بھی کی جائے گی۔تعزیتی پیغام میں انہوں نے کہا کہ تحقیقات جاری ہے کہ اصل واقعہ کیا ہے۔پنٹاگون حکام نے ابھی تک حملے کی ذمہ داری قبول نہیں کی اور کہا ہے کہ امریکی طیاروں نے جوابی کارروائی کی تھی۔

حریت رہنما گرفتار مقبوضہ کشمیر میں ہندو انتہا پسند تنظیموں کی طرف سے کشمیر کو تقسیم کرنے کی تجویز کے خلاف احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔سری نگر میں حریت کانفرنس کے رہنما اور جموں و کشمیر لبریشن فرنٹ کے نائب چیئرمین جاوید احمد میر کی قیادت میں نکالے گئے ایک احتجاجی جلوس پر بھارتی اور پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔اور آنسو گیس کے گولے پھینکے۔جس سے درجنوں افراد زخمی ہوگئے۔اس موقع پر جاوید احمد میر سمیت متعدد افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔

فلسطینی اتھارٹی کے دو اعلیٰ افسر برطرف فلسطینی صدر یاسر عرفات نے اپنی انتظامیہ میں اصلاحات کے دو اہم عہدیدار مغربی کنارے کے پولیس چیف جنرل قاضی جبالی اور سیکورٹی مین جبریل راجوب کو ان کے عہدوں سے برطرف کر دیا ہے۔خلیج تعاون کونسل نے کہا ہے کہ یاسر عرفات کو فلسطینی عوام کا منتخب لیڈر تسلیم کرتے ہیں۔

عراق پر حملے کا منصوبہ کشمیر نیوز کی رپورٹ کے مطابق امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ عراقی خطرے کو ختم کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ایک بار پھر عراق پر شدید بمباری کی جائے۔صدام انسانوں کی تباہی کے ہتھیار بنانے سے باز نہیں آیا۔عراق پر حملے کرنے کیلئے قطر کے اڈے استعمال کئے جائیں گے۔

فلسطینی شہروں سے کرفیو اٹھایا جائے یا نہیں حکومت اسرائیل اس بات کا جائزہ لینے میں مصروف ہے کہ فلسطین کے مقبوضہ شہروں میں رات کو کرفیو نافذ رکھا جائے اور دن کے وقت اٹھالیا جائے۔

فلسطین کی منتخب قیادت سے ڈیل برطانوی وزیر خارجہ نے امریکی دباؤ مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کا ملک فلسطین کی منتخب قیادت سے ڈیل جاری رکھے گا۔حکومت چین کے ترجمان نے کہا ہے کہ چین یاسر عرفات کو فلسطین کا سربراہ تسلیم کرتا ہے۔اسرائیلی وزیر خارجہ شمعون پیریز نے اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ شیرون کی سخت گیر پالیسیوں کی وجہ سے یاسر عرفات کے خلاف ہماری جنگ فلسطینی عوام تک پھیل جائے گی۔

پاکستان اور بھارت مذاکرات کریں امریکہ نے ایک بار پھر پاکستان اور بھارت پر زور دیا ہے کہ وہ معاندانہ رویہ ترک کر کے کشیدگی میں خاتمے کیلئے مزید اقدامات کریں۔دونوں ممالک میں اگرچہ کشیدگی میں کمی آئی ہے تاہم فوجیں ابھی تک کنٹرول لائن اور مشترکہ سرحد پر موجود ہیں اس لئے دونوں ممالک کشیدگی میں کمی لانے کیلئے مذاکرات کریں۔

35 ہزار افریقی باشندوں کو برطانوی شہریت برطانیہ کے وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ مشرقی افریقہ میں رہائش پذیر ایشیائی نژاد 35 ہزار شہریوں کو برطانوی شہریت دی جائے گی۔انہوں نے کہا کہ شہریت ان ایشیائی باشندوں کو دی جائے گی جو مشرقی افریقہ کے ملکوں یوگنڈا' کینیا' تنزانیہ اور ملاوی میں برطانوی نو آبادیاتی افسروں کے ساتھ کام کرتے رہے ہیں۔

ہیپاٹائٹس اور ایڈز کے مریض بھارت میں ایڈز کی روک تھام کیلئے اقوام متحدہ کے مشیر ملر کا کہنا ہے کہ ہیپاٹائٹس اور ایڈز میں مبتلا لوگوں کی تعداد کے لحاظ سے بھارت پوری دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے۔

اگلے سال حکومت چھوڑ دوں گا۔مہاتیر محمد ملائیشیا کے وزیر اعظم مہاتیر محمد چھٹیاں گزار کر گھر آئے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔اگلے سال اکتوبر میں اپنے عہدے سے دستبردار ہو جاؤں گا۔ذمہ داریوں سے نہیں بھاگ رہا۔21 سال اپنی صلاحیتوں کے مطابق بھرپور کام کیا۔

بقیہ صفحہ 1

انٹرویو 5 ' 6 اگست صبح 8-30 بجے (i) پری انجینئرنگ (ii) پری میڈیکل
6 اگست صبح 8-30 بجے I.C.S گروپ
7 اگست صبح 8-30 بجے جنرل سائنس گروپ
نوٹ: جو طلباء میتھ میٹکس میں داخلہ لینا چاہتے ہیں ان کا Math کا ٹیسٹ ہوگا۔اور اس کی Weightage بھی ہوگی۔مزید تفصیلات کیلئے دفتر سے رابطہ کریں۔
(پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
اکسیر نونہال
قابل اعتماد ''بے بی ٹانک''
معدہ و جگر کی اصلاح کر کے غذا جزو بدن بناتا ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	5-جولائی	زوال آفتاب	: 1-13
جمعہ	5-جولائی	غروب آفتاب	: 8-20
ہفتہ	6-جولائی	طلوع فجر	: 4-27
ہفتہ	6-جولائی	طلوع آفتاب	: 6-06

مشرف مذاکرات کریں گے صدر مملکت جنرل مشرف آئینی ترامیم کے مجوزہ پیکج پر سیاستدانوں' دانشوروں' صحافیوں اور رائے عامہ کے لیڈروں سے رواں ہفتہ میں مذاکرات کریں گے- اس بات کا فیصلہ وفاقی کابینہ کے اجلاس میں کیا گیا جو صدر جنرل مشرف کی زیرصدارت منعقد ہوا- اجلاس کے اختتام پر وفاقی وزیر اطلاعات و فروغ ابلاغ نے پی آئی ڈی کے میڈیا سنٹر میں ایک کانفرنس میں بتایا کہ حکومت نے آئینی ترامیم پر ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بحث کا آغاز کر دیا ہے اور مختلف گروپوں کو بلا رہے ہیں- ہر سیاسی جماعت کو بحث و مباحثہ میں مدعو کیا جا رہا ہے- بحث کے بعد آئینی پیکج کو حتمی شکل دی جائے گی- انہوں نے کہا کہ لوگوں میں شعور پایا جاتا ہے وہ بحث و مباحثہ کے بعد آئینی پیکج کے بارے میں اپنی رائے کا تعین کریں گے-

دنیا پاک بھارت مذاکرات کرائے صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ عالمی برادری جنوبی ایشیا میں کشیدگی کی بنیادی وجہ مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے پاکستان اور بھارت کے درمیان مذاکراتی عمل شروع کرانے میں اپنا کردار ادا کرے- صدر مشرف برطانیہ کے وزیر دفاع جیف ہون سے بات چیت کر رہے تھے جنہوں نے اسلام آباد میں صدر مشرف سے ملاقات کی- انہوں نے علاقے کی موجودہ صورتحال پر بات چیت کی- صدر مشرف نے کہا پاکستان نے بھارت سے کشیدگی کے خاتمے کیلئے متعدد اہم اقدامات کئے ہیں- اب دیکھنا یہ ہے کہ بھارت کی طرف سے پاکستان کو کیا جواب ملتا ہے- اے ایف پی کے مطابق وزارت خارجہ کے ترجمان نے بتایا کہ دونوں نے القاعدہ کے ارکان کی تلاش کیلئے جاری آپریشن اور پاک بھارت کشیدگی کم کرنے کی کوششوں پر تبادلہ خیال کیا-

کوہاٹ کے نزدیک پولیس اور القاعدہ میں تصادم کوہاٹ کے قریب جرما کے علاقہ میں پولیس اور القاعدہ کے مبینہ ارکان کے مابین تصادم میں القاعدہ کے چار ارکان اور دو پاکستانی اہلکاروں سمیت چھ افراد ہلاک اور تین شدید زخمی ہو گئے- تصادم میں دستی بموں اور خود کار ہتھیاروں کا اندھا دھند استعمال کیا گیا- القاعدہ کے ارکان شمالی وزیرستان ایجنسی کے راستہ افغانستان سے پاکستان داخل ہوئے- اطلاع ملنے پر پولیس نے ناکہ بندی کر لی- ایک فلائنگ کوچ کو روکنے پر اس میں سوار افراد میں سے ایک شخص نے پولیس پر ایک دستی بم پھینکا جو ایک زوردار دھماکہ سے پھٹ گیا- جس کے بعد پولیس نے فلائنگ کوچ پر فائرنگ کی- آدھے گھنٹے تک فائرنگ کے تبادلے کے بعد فلائنگ کوچ میں سوار چار افراد میں سے تین ہلاک ہو گئے جبکہ ان کے چوتھے ساتھی کو فرار ہوتے وقت ہلاک کر دیا گیا- جبکہ پولیس کے 3 اہلکار ہلاک ہوئے- ذرائع کے مطابق ہلاک ہونے والے چاروں افراد القاعدہ سے تعلق رکھنے والے غیر ملکی باشندے تھے جن کی شناخت اور شہریت کی چھان بین کی جا رہی ہے-

سندھ کابینہ میں پانچ نئے وزراء شامل سندھ کابینہ میں توسیع کر دی گئی ہے اور پانچ نئے وزراء شامل کئے گئے ہیں-

وزیراعظم کی اتھارٹی متاثر نہیں ہوگی قومی تعمیر نو بیورو کے چیئرمین نے یہ بھی کہا ہے کہ صدر کو نئے صوابدیدی اختیارات دینے سے وزیراعظم کی انتظامی اتھارٹی متاثر نہیں ہوگی-

ایڈز کے انسداد کیلئے پانچ ملین ڈالر کی امداد
کینیڈا پاکستان کو ایڈز کے مرض کے انسداد کیلئے پانچ ملین ڈالر دے گا- خواتین کے حقوق اور پاکستان میں افغان بچوں کی تعلیم کیلئے 1034 ملین ڈالر کی امداد دے گا-

جتوئی کے واقعہ کا نوٹس چیف جسٹس پاکستان مسٹر جسٹس شیخ ریاض احمد نے جتوئی کے موضع میر والا میں پنچائیت کے حکم پر ایک لڑکی کے واقعہ کا ازخود نوٹس لے لیا ہے- اور آئی جی پولیس پنجاب' ڈی آئی جی ملتان' ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر مظفر گڑھ' اور متعلقہ ایس ایچ او کو 5 جولائی کو عدالت میں طلب کر لیا-

جتوئی کا تمام عملہ معطل جتوئی کے نواحی موضع میر والا میں پنچائیت کے حکم پر زیادتی کے واقعہ کا نوٹس لیتے ہوئے صوبائی وزیر قانون نے تھانہ جتوئی کے تمام عملہ کو معطل کر کے لائن حاضر کر دیا-

پرانے شناختی کارڈ منسوخ ہونے کی تاریخ میں توسیع حکومت نے موجودہ شناختی کارڈوں کی تنسیخ کی مدت میں اگلے سال 31 مارچ تک توسیع کر دی ہے- اس طرح موجودہ شناختی کارڈ 31 مارچ 2003ء تک چلتے رہیں گے-

کرایہ کیلئے مکان خالی ہے
محلہ دارالرحمت غربی میں ایک مکان رقبہ دس مرلے کرایہ کیلئے خالی ہے خواہشمند حضرات صدر صاحب محلہ دارالرحمت غربی سے رابطہ کریں- چوہدری عنایت اللہ صاحب

موسم برسات کی آمد آمد ہے گرمی دانوں اور پھنسی پھوڑوں سے بچنے کے لئے **صندل** کی گولیاں **شادابی** استعمال کریں- خون صاف کرتی ہے چہرہ کی رنگت کو نکھارتی ہے- قیمت -/20 روپے
تیار کردہ **ناصر دواخانہ** رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون نمبر 212434 فیکس 213966

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر:- غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان 213649 فون رہائش 211649

ھوالشافی
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری
زیر سرپرستی مقبول احمد خان زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شور کوٹی
بس سٹاپ بستان افغاناں- تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ- کاروباری سیاحتی' بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان شجر کاروبچی ٹیبل ڈائز- کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12- ٹیگلور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:mobi-k@usa.net

GALAXY TRAVEL SERVICES
(PRIVATE) LTD.
Govt. Licence No. 207
Special Offer :-
For Jalsa Salana U.K 2002, there is Special Offer with return ticket (Lahore-London-Lahore)
For Booking, do call us immediately.
IATA
3, TRANSPORT HOUSE, EGERTON ROAD - LAHORE
TEL: (042) 6366588 - 6367099 - 6310449 FAX: (042) 6361599